

## Muhabbat kay Rishte

[کوئی چوتھی بار آ کر فاطمہ نے کھڑکی سے باہر جھانکا تھا، اس مرتبہ بھی بالکل ویسا ہی منظر تھا جیسا پہلے تھا، ہاں البتہ سامنے کے دو گھر چھوڑ کر تیسرے گھر کے آگے رش لگا دیکھ کر اسے تجسس ہوا، یا اللہ اب ادھر کیا ہو رہا ہے۔ دیکھوں تو، اور کر سی گھسیٹ کر دیکھنے کو کھڑی ہو گئی۔ درمیان میں ڈھیروں ساگ پھیلائے وہ سب ارد گرد گھیرا ڈالے بیٹھی تھی۔ کچھ انہوں نے پالک اور ساگ کے گٹھے بنا رکھے تھے اور دوسری انہیں کاٹتی جا رہی تھیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق اور خوشکیوں میں مصروف(xa0 اور عورتیں اسے ذرا اچھی نہ لگیں xa0\دیکھتے ہی دیکھتے چند منتوں میں ساگ اور پالک کٹ گئی، تو نہ جانے وہ کتنی دیر ان کی بے فکری اور فارغ البالی پر کڑھتی رہی اگر اس کا چہ ماہ کا چھوٹا بچہ علی اٹھ کے رونے نہیں لگ جاتا۔ فاطمہ کا میکا اور سسرال دوسرے شہر میں تھے اور وہ خود بھی وہاں اپنے سسرال میں ہی رہ رہی تھی۔ سرمد کی جاب چونکہ ادھر تھی، اپنے ایک دوست کے ساتھ روم شیئر کر کے رہتا تھا، اور ہر ویک اینڈ پر گھر چلا جاتا۔ ابھی ایک ماہ پہلے ہی اس محلے میں گھر کرائے پر لے کر فاطمہ اور بچوں کو لے کر آگیا تھا۔ علی سے بڑے تین سالہ امن کو بھی ادھر آ کر ہی سکول داخل کروایا تھا۔ گرچہ ابھی ان کے محلے میں کسی سے جان پہچان تو نہ تھی پھر بھی چند دنوں میں فاطمہ بیان کی عورتوں اور بچوں سے اچھی خاصی بیزار ہو گئی۔ وجہ ہی کچھ ایسی تھی، عورتیں دن چڑھے جو دھوپ سینکنے کو گھروں سے باہر نکلتی تو ساری دوپہر گلی میں ہی گزار دیتی۔ آپس میں خوشکیاں کرتی سلائی سے لے کر سبزی کاٹنے اور مصالحہ پیسنے تک ان کے سارے کام گھر کے باہر گلی میں ہی انجام پاتے، جیسے ہی بچوں کے گھر واپس آنے کا ٹائم ہوتا اندر چلی جاتی۔ اور پھر بچے شام کو سکول سے آ کر جب کھیلتے، تو خوب ہنگامہ رہتا، جس سے فاطمہ کو خوب کوفت ہوتی، ایک دن فاطمہ دوپہر میں بچوں کو سنانے جو لیٹی تو ساتھ میں اس کی خود بھی آنکھ لگ گئی، ابھی چند ہی منٹ گزرے ہوں گے کہ باہر کی بیل سے اس کی آنکھ کھل گئی، ایسا لگتا تھا کوئی بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گیا ہے۔ خدا یا خیر، xa0\ xa0\ لگتا ہے کوئی آفت آگئی ہے، اس نے بھاگ کر دروازہ کھلا تو سامنے ایک مسکین صورت محلے کا بچہ کھڑا تھا، اور اسے دیکھتے ہی سلام کرنے لگا، کیا مسئلہ ہے۔ کیوں اس طرح سے بیل دے رہے ہو، بچوں کی اس حرکت پر اسے بے پناہ غصہ آیا، پھر سلام کا جواب کہاں دینا تھا بلکہ اکھڑے ہوئے لہجے میں بولی، بھاگ جاؤ یہاں سے، کسی کو کوئی بال نہیں ملے گا۔ اور اگر دوبارہ بال کے لیے بیل بجائی تو تمہاری پٹائی لگا دوں گی۔ اور خبردار اپنے گھر کے آگے کھیلو کسی نے آئندہ میری بیل بجائی تو بہت بری طرح پیش آؤں گی۔ سوری انتی اب ہمیں آج بال دے دیں دوبارہ آپ ہماری بال آئے بھی تو واپس نہ کیجئے گا۔ بچے منتیں کرتے رہے مگر وہ لٹا غصے میں انگارہ بنی اندر آگئی۔ وہ تو شکر ہے کہ امن اور علی ابھی تک گہری نیند سو رہے تھے، ورنہ شور سے اٹھتے تو امن کچی نیند سے جاگ جاتا تو فاطمہ کے لیے اسے چپ کر وانا مشکل ہو جاتا۔ شام تک جا کر اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا وہ بھی سرمد کے افس آنے کا ٹائم ہو چلا تھا تو اسے اپنا منہ ٹھیک کرنا پڑا، بار کیا ہی مودب اور اچھے بچے ہیں، اس محلے کے۔ مجھے دیکھ کر فوراً سلام کرتے ہیں۔ اتنی احترام سے پیش آتے ہیں، سچ میں میں تو حیران ہوتا ہوں، کہ آج کل کے زمانے میں جب انٹرنیٹ کے سوا کسی اور سے واسطہ بچے رکھنا ہی نہیں چاہتے، تو یہ کس قدر تہذیب یافتہ ہیں، رات کا کھانا کھا کر بچوں سے کھیلتے ہوئے سرمد اسے بتا رہا تھا۔ لیکن برتن سمیٹ کر کچن میں جاتے ہوئے فاطمہ کو تو گویا بریک لگ گئی۔ چھوڑیں سرمد آپ بھی کن بچوں سے متاثر ہو رہے ہیں، جو سکول سے آنے کے بعد سارا وقت باہر کھیلتے رہتے ہیں۔ خدا کی پناہ نہ ان کی ماؤں نے منع کرنا ہے، خود گھروں میں آرام کرتی ہیں اور انہیں باہر نکال دیتی ہیں۔ چاہے یہ دوسروں کا جینا حرام کر رکھیں۔ بچوں کی تعریف کر کے سرمد نے گویا اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔ تیھی اس نے دل کی بھڑاس نکالی۔ خیریت کوئی بات ہوئی ہے کیا، اتنا غصہ کیوں کر رہی ہو۔ سرمد کو اس نے ساری بات بتا دی۔ جس پر وہ کہنے لگا کہ فاطمہ تم بھی حد کرتی ہو۔ بچوں سے کیا مقابلہ، گیند دے دینی تھی، یوں ڈانٹ کر تم نے اچھا نہیں کیا۔ ہاں جیسے مجھے تو کوئی کام نہیں کہ میں ہر وقت بیل کے جواب میں بھاگتی رہوں، ان بدتمیز بچوں کو بال مل بھی جاتی تو انہوں نے چین نہیں لینے دینا تھا۔ لیکن دیکھو کل جب تمہارے بچے بھی اسی طرح کھیلیں گے تو کیا گلی کے باقی بچوں کی طرح تم انہیں بھی بال واپس نہیں کرو گی۔ جس پر وہ اچھل پڑی اور کہنے لگی ہائے سرمد یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، اللہ نہ کرے، اتنے گندے ماحول میں کیہی بھی بھیجوں گی نہیں مجھے انہیں خراب کروانے کا کوئی شوق نہیں، جس پر سرمد نے خاموش ہونے میں ہی عافیت جانی، 'کیا بتاؤں آپ کو، سرمد نے اتنے عجیب سے علاقے میں گھر لیا ہے۔ جہاں کی عورتیں اور بچے گھر میں کم ہی ٹکٹے ہیں۔ ہر وقت گلی میں رہتے ہیں۔ وہ پچھلے 20 منٹ سے مسلسل امی سے باتیں کر رہی تھی۔ اور موضوع گفتگو محلے کی عورتیں اور بچے ہی تھے۔ کس کے گھر کون آیا ہے کون گیا ہے ذرا بھی چھپا نہیں رہتا۔ ہر کوئی لفافے کے اندر پڑی تک چیز کو xa0\ بھانپ لیتا ہے۔ ہر وقت ماؤں اور بچوں نے تماشہ لگایا ہوتا ہے، امی اسے بار بار محلے میں سے کسی سے کوئی رابطہ نہ رکھنے کی تاکید کر رہی تھی۔ چھوڑو بیٹا تم نے کیا لینا دینا ہے۔ ان عورتوں سے تم بس اپنے بچوں پر توجہ دو اور کسی سے میل جوڑ بڑھانے کی ضرورت نہیں۔ امی توبہ کریں مجھے تو کوئی شوق نہیں، اللہ کا شکر ہے کہ میں بہت خوش ہوں اور اپنے گھر میں اتنی مصروف ہوں، کیونکہ مجھے کسی کے گھر جا کر دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں کہ کون کیا کر رہا ہے۔ میں تو بس محلے میں نکلو اور کوئی سلام کرے تو میں تو جواب دینے بغیر ہی آگے چل پڑتی ہوں اس لیے کہ میں ان کے ساتھ کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا چاہتی۔ امی کو خوب سنا کر اس کا دل ہلکا ہو گیا۔ تو اس کے بعد اس نے فون بند کر دیا۔ آج فاطمہ کی دوست فائزہ آئی ہوئی تھی اتنی مدت کے بعد جب xa0\ ملی تو بہت اچھا لگا۔ بچپن سے لے کر جوانی، شادی تک تمام ہی قصے ایک دوسرے نے سب بچوں کو بھی سنا ڈالے۔ اور فاطمہ نے تو نہ جانے کتنے کھانے بنا کر اپنی سہیلی کی خدمت مدارت کی۔ سچ xa0\ بہت اچھا لگا وعدہ کرو کہ تم بھی میرے گھر جلدی آؤ گی، اور اسے رخصت ہوتے ہوئے اپنے گھر آنے کی دعوت بھی دے دی، فاطمہ بس ایک بات کہوں تمہارا علاقہ اور محلے کا ماحول بڑا عجیب سا ہے، یہاں لوگ بڑے بیگورڈ ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ تمہیں کسی اچھے جگہ پر گھر لینا چاہیے۔ خدا کی قسم میرے علاقے میں اتنے خوبصورت مکان ہیں تم جلدی وہاں شفٹ ہو جاؤ۔ پھر ایک پاس رہیں گے تو کوئی مسئلہ بھی نہیں ہوگا۔ ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں بہت جلد اب اس علاقے سے جان چھڑا لوں گی فاطمہ کی سہیلی کہنے لگی، ہماری سوسائٹی میں تو یہ حال ہے کہ جنازہ چلا بھی جائے تو کوئی جا کر خبر نہیں لیتا وہ اپنی سوسائٹی کی خوبیاں بتا رہی تھی کہ وہاں کتنی سیکيورٹی ہے اور وہاں پر کوئی کسی کو تنگ

فاطمہ اس طرح xa0 میری نہیں کرتا، ہر کوئی اپنی اپنی زندگی میں مگن رہتا ہے، بس ٹھیک ہے تم xa0 بھائی کو منا لو۔ سو سائٹی میں آ جاؤ گی تو ہم دونوں فرینڈز ہر وقت ایک ساتھ xa0 رہیں گی۔ چھٹی کا دن محلے میں خوب ہنگامہ لے کر اترتا تھا، 'اج بھی ان منحوسوں نے ارد گرد کے محلے والوں کو دعوت عام دیکھ رہے دے رکھی تھی۔ تب ہی اس قدر باہر شور مچا ہوا تھا۔ سرمد سو کر اٹھا تھا بچے اپنے کھلونوں میں مصروف تھے۔ جبکہ علی واکر میں بیٹھا باہر اٹھتے شور سے خوش ہو کر تالیاں بجا رہا تھا۔ سرمد بیٹے کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا اب بہت خوش ہیں۔ چلو اچھا ہے کہ میں اب کو باہر بچوں کے ساتھ کھلا کر لاتا ہوں لیکن یہ سننا تھا کہ فاطمہ کو تو پتہ لگ گئے اس نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا، اب ان بچوں کے ساتھ میرے بچوں کو کھلائیں گے، اس قدر فضول xa0 لوگ ہیں۔ یہ لوگ میرے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے قابل نہیں۔ سرمد کو بہت افسوس ہوا اس نے کہا کہ جب سے تم اس محلے میں آئی ہو، ہر وقت اس کی برائیاں کرتی رہتی ہو، جس پر وہ فوراً بولی ہاں میں چاہتی ہوں کہ ہم کسی سو سائٹی میں موو ہو جائیں۔ اور اس بیک ورڈ محلے کو چھوڑ دیں۔ جس پر اس نے کہا کہ یہ بات اب دوبارہ زبان پر مت لانا فاطمہ xa0 وہ تو خواب سجائے بیٹھی تھی کہ بہت جلد وہ اپنی سہیلی xa0 کی سو سائٹی میں موو ہو جائے گی۔ جہاں پر ہر طرف سکون اور امن اور چین ہوگا۔ کیونکہ سرمد اسے صاف صاف بتاتا ہے کہ ایک سال کا ایگریمنٹ ہے اور جتنا ایڈوانس میں نے اس گھر کے لیے بھر دیا ہے۔ اس گھر کو خوبصورت طریقے سے ڈیزائن کرنے اور تمہاری خوابش کے مطابق فرنیچر ڈالنے میں میری ساری سیونگ لگ گئی ہیں۔ اب ممکن نہیں کہ میں اس گھر کو ایک سال سے پہلے چھوڑ سکوں، جس پر فاطمہ جواب میں کہتی ہے کہ میرا گزارا اس xa0 میں بہت مشکل ہے۔ اب مجھے واپس امی کے پاس بھجوا دیں۔ کم از کم xa0 سکون تو ہوگا۔ سرمد یہ بات سن کر اتنا دل برداشتہ ہوا کہ گھر سے باہر نکل جاتا ہے، بچے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انیں انکل ہم اب کے ساتھ xa0 کھیلنے ہیں۔ کرکٹ کا تو اسے ویسے ہی جنون تھا، خوب دو گھنٹے بچوں کے ساتھ کرکٹ کھیل کر اس کا موڈ بحال ہو گیا۔ لیکن اندر فاطمہ جلتی رہی گھر واپس آیا تو اس کا موڈ اچھا تھا۔ سچ مزہ آ گیا بچوں کے ساتھ کرکٹ کھیلی، ورنہ گھر سے افس اور اس سے گھر کے چکر میں بندے کو اور کچھ سوچتا ہی نہیں، اور جسم کا الگ بیڑا غرق ہو جاتا ہے۔ کچھ گھنٹے پہلے والی ناراضگی کو بھلا کر فاطمہ سے ایسے بات کر رہا تھا کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ اب تو سرمد نے ہر اتوار کو معمول بنایا تھا کہ وہ بچوں کے ساتھ کرکٹ کھیلنا نہ بھولتا۔ اگر کسی وجہ سے وہ نہ جاتا تو بچے بلانے آ جاتے۔ فاطمہ اتنا ہی احتجاج کرتی لیکن وہ ہر بات ان سنی کر دیتا اس روز سرمد کو افس کے کام سے باہر جانا تھا۔ وہ تو صبح xa0 \ xa0 سویرے نکل گیا۔ علی کو گھر میں بخار نے ان گھیرا۔ دوائی دی لیکن پھر بھی وہ چڑچڑا اور بے چین تھا، گھر کا کام بھی وہ نہ کر سکی اور پھر اسے اٹھانے اٹھانے پھرئی رہی۔ امن سکول سے گھر آیا تو فاطمہ نے اسے کھانا کھلایا اور سلانا چاہا۔ اور کچھ اس کو سلاتے سلاتے تھکن سے سو گئی۔ اج امن کا سونے کا دل نہ تھا ماں کو اور سونے دیکھ کر وہ بیڈ سے اتر ا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ دیر تو ہی وہ کے سامنے بیٹھ کر اپنے پرانے کھلونوں اور کاروں سے کھیلتا رہا، اب اس کا رخ کچن کی طرف تھا۔ چولہے کے پاس رکھی ماچس xa0 دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی۔ xa0 جسے فاطمہ اج کینٹ پہ رکھنا بھول گئی تھی۔ ماچس پکڑے وہ ساتھ والے کمرے میں گھس گیا اور پردے کے پیچھے چھپ کر بیٹھ کر لگا جلانے ایک ایک کر کے ساری تیلیاں۔ ہونا کیا تھا ایک xa0 پردے پر جاکری جیسے ہی اس نے آگ پکڑی وہ خوفزدہ ہو کر بھاگا۔ اور ماں کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے چھپنے کی جگہ تلاش کرنے لگا۔ اوٹ xa0... اسی وقت باہر گلی میں شور اٹھا تھا۔ فیضان کی گیند پر حارث نے چھکا مارنے کی کوشش xa0 کی۔ جو زوردار ہٹ ماری تھی تو گیند سیدھا جا کر فاطمہ کی چھت پر گری تھی۔ اب کھیل کے رول کے مطابق نہ صرف اوٹ ہو چکا تھا۔ بلکہ اسے چھت پر xa0 جا کر گیند اٹھانا تھی ویسے بھی تو فاطمہ نے انہیں گیند دینا نہیں تھی۔ اس لیے بچوں نے یہ رول بنا رکھا تھا۔ چلو xa0 بار جلدی کرو بال لاؤ جا کر ہمیں گیم ختم کرنی ہے۔ ویسے بھی اکیڈمی کا ٹائٹ بونے والا ہے۔ حارث کسے طرح کھڑکیوں سے لٹکنا اور گرلوں کو پکڑتا چھت پر پہنچا جوں ہی گیند اٹھانے کو چھکا۔ نیچے سے جانے کی بو آئی، وہ تھوڑا سا آگے ہو کر دیکھنے لگا، نیچے گلی کے ساتھ کمرے کی کھڑکی سے دھواں باہر کو آ رہا تھا۔ وہ گھبرا کر بچوں کی طرف آیا۔ باہر گلی میں جو کہ بال کے لانے کا انتظار کر رہے تھے۔ عمر فراز حسن لگتا ہے سرمد بھائی کے گھر آگ لگی ہوئی ہے۔ کھڑکی سے دھواں نکل رہا ہے۔ پتہ نہیں ہے انٹی کہاں ہے۔ جاؤ اپنے گھروں سے پانی لاؤ۔ اور عمر تم جلدی سے بیل کر کے انٹی کو بتاؤ۔ میں نیچے آتا ہوں، حارث کے اتنا کہنے کی دیر تھی کہ گلی میں ایک دم کر سناتا چھا گیا۔ بچے دوڑے کوئی ٹول پکڑ کر لایا، اور کوئی پانی کا کین۔ 'لیکن آگ لگی xa0 \ xa0 کیسے اسے یہ سمجھ میں نہ آیا۔ پھر اس نے اندر کی طرف دوڑ لگائی علی کو بغل میں دبائے، وہ امن کو ڈھونڈ رہی تھی۔ لیکن امن کی آواز ابی نہ رہی تھی۔ اندر سے تو انٹی کوئی باہر نہیں آیا ہم نے چیک کر لیا ہے۔ تو پھر وہ کدھر چلا گیا؟ اب وہ پورے گھر میں امن کو ڈھونڈ رہی تھی۔ بچے آگ بجھا رہے تھے۔ اسے کچھ ہوش نا تھا۔ انٹی xa0 امن ڈرائیونگ کے پردے کے پیچھے چھپ کر بیٹھا تھا۔ حارث نے اسے اٹھا کر فاطمہ کے سامنے xa0 کر دیا۔ اسے صحیح xa0 دیکھ کر اس کی چیخیں نکل گئی۔ xa0 دھاڑیں مار مار کر بچوں کے ساتھ خود بھی رو رہی تھی۔ ادھر بچوں کی کوششوں سے آگ پر قابو پا لیا۔ پردے نے آگے پڑی لکڑی کے صوفے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ جس کی وجہ سے کالین کا بھی کچھ حصہ جل گیا۔ xa0 دو بچوں نے آگ بجھانے کی کوشش میں اپنے ہاتھ بھی جلا لیے۔ بچے تو آگ بجھا کر واپس چلے گئے لیکن جب ان کی مائیں باری باری آ کر فاطمہ کو حوصلہ دے رہی تھی۔ کہ اللہ کا شکر ادا کرو بیٹا کہ کسی بڑے نقصان سے بچ گئی ہو، پریشان مت ہو ہم تمہارے ساتھ ہیں، اور وہ اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ رہی تھی۔ سرمد رات کو گھر پہنچا تو گھر کی حالت اور بیوی کے چہرے پر اڑتی ہوئیاں دیکھ کر رنجیدہ ہو گیا۔ سارا قصہ سنایا تو پھر سونے ہوئے امن اور علی کو پیار کیا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور وہ بار بار اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔ اگلے دن افس ضرور گیا لیکن جلدی واپس آ گیا۔ اور کہا کہ میں xa0 شرمندہ ہوں فاطمہ میں نے تمہاری بات نہیں مانی۔ اب ہم بہت جلد سو سائٹی میں گھر لے لیں گے۔ اگر تم لوگوں کو کل کچھ ہو جاتا تو میں xa0 اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر پاتا۔ وہ انتہائی رنجیدہ تھا نہیں سرمد ایسا مت کہیں۔ ایسا نقصان یا پریشانی تو کہیں بھی ہو سکتی ہے۔ میں ابھی پراپرٹی ڈیلر کے پاس سے آ رہا ہوں اسے میں نے کہا، مجھے کسی اچھی سو سائٹی میں گھر دکھا دے۔ xa0 اور مالک مکان سے بھی معاملات میں نمٹا ہی لوں گا۔ جیسے ہی گھر اچھا ملے گا ہم شفٹ ہو جائیں گے۔ بس اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے، 'xa0 لیکن فاطمہ کے بدلے انداز دیکھ کر سرمد حیران رہ گیا کیونکہ اس نے اعلان کیا کہ اس محلے سے کہیں

میں نے دل اور دماغ نہیں جاؤں گی۔ لیکن سرمد نے اسے کہا کہ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں فاطمہ اور اب یہ فیصلہ سے کیا ہے۔ لیکن فاطمہ کی بات سن کر آج سرمد حیران رہ گیا۔ الحمد للہ میں آپ کے ساتھ بہت خوش ہوں سچ کہوں تو انسانیت اور پیار اور ہمدردی کا جو عملی مظاہرہ میں نے ان محلے والوں میں دیکھا ہے۔ وہ دنیا کے کسی اچھے سے اچھے سوسائٹی میں نہیں ملے گا۔ اگر بچے وقت پر نہ آتے تو شاید ہم تینوں آپ کے پاس نہ ہوتے۔ جس طرح انہوں نے بھاگ بھاگ کر آگ بجھائی۔ کچھ بچوں نے تو اپنے ہاتھ بھی جلا لیے اپنی پرواہ نہیں کی۔ پھر ان کی ماؤں نے آ کر جس طرح میری دل جوئی کی وہ xax0 بولتی چلی گئی۔ xax0 میں یہ سمجھ کیوں نہ سکی کہ اچھے انسانوں سے سوسائٹی بنتی ہے۔ جہاں پر دکھ سکھ بانٹتے جاتے ہوں، صرف مکان سے تو کچھ بھی نہیں ہوتا۔ سرمد مجھے یہیں رہنا ہے اور اپنے بچوں کو بھی ان بچوں جیسا بنانا ہے۔ جو دوسروں کے کام آنے کو ہر دم تیار رہتے ہیں، سرمد وہ تو پہلے دن سے ہی ان محلے والوں کا قدردان تھا، جب یہاں کے xax0 بچے بڑے سب مل کر اس کا سامان ترک سے نکلوا کر اندر رکھوا رہے تھے اور اسے اور کیا چاہیے تھا فاطمہ نے ان کے حق میں یہ فیصلہ دے دیا تھا۔ تو وہ دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر رہا تھا۔ تو پھر چلیں وہ علی کو اٹھاتے ہوئے کہنے لگی۔ کہاں.. بھئی جن بچوں نے آگ بجھانے میں اپنے ہاتھ جلانے ہیں چل کر ان کے حال پوچھیں۔ اور ان کے ماں باپ کا بھی شکریہ ادا کریں، ٹھیک ہے میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ دونوں امن اور علی کی انگلی پکڑ کر خوشی خوشی محلے والوں کا شکریہ ادا کرنے xax0 چلے گئے۔